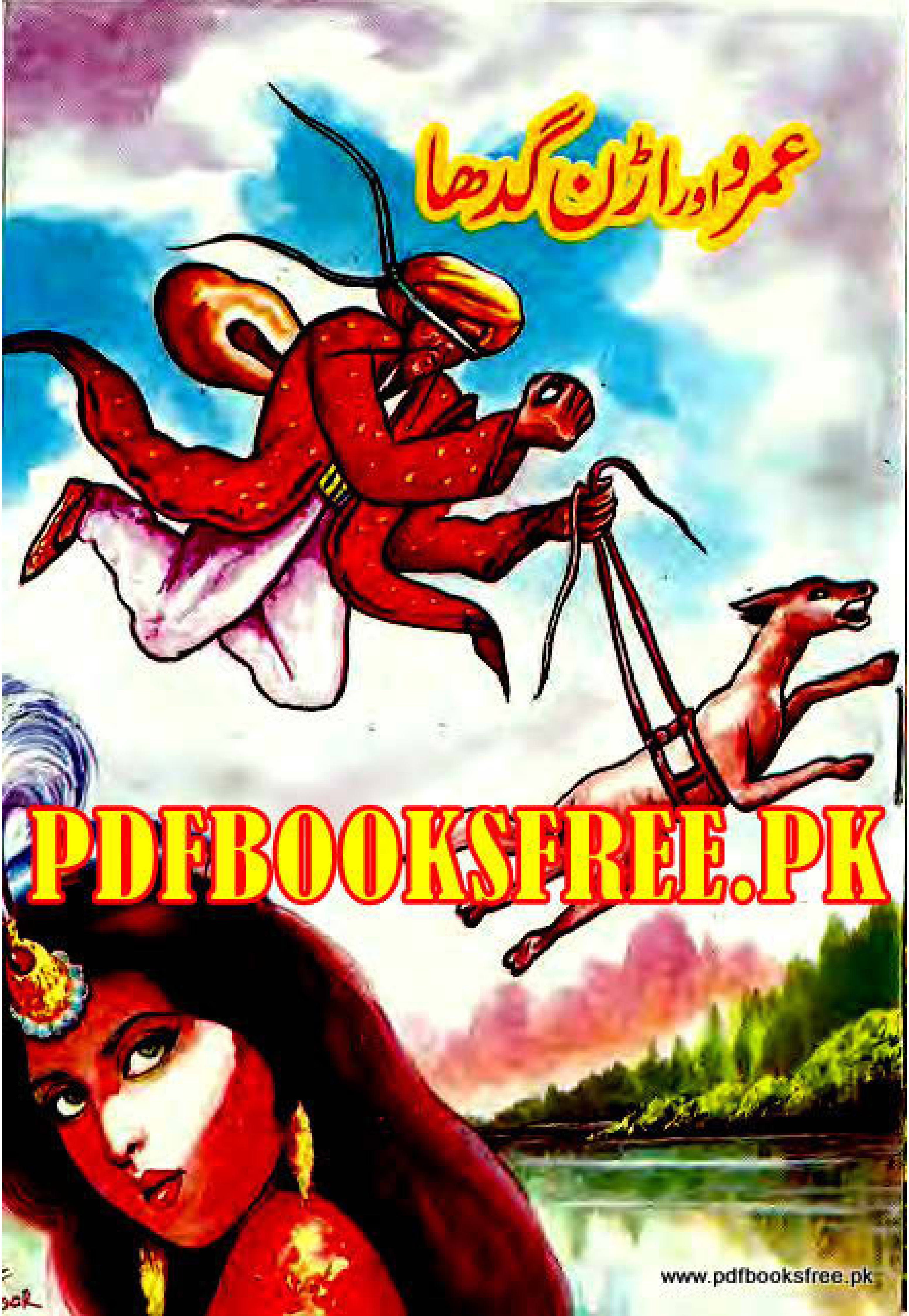

PDFBOOKSFREE.PK
www.pdfbooksfree.pk

پیارے بچوں کیلئے عمرو عیار کا حیرت انگیز اور دلچسپ کارنامہ

عمرو اور اڑن گدھا

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔

یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور

Mob: 0300-9401919

www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ---- یوسف قریشی
---- اشرف قریشی
تزئین ---- محمد بلال قریشی
طابع ---- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ---- 5/- روپے

www.pdfbooksfree.pk

خواجہ عمرو گدھے پر سوار ملک شام کے ایک سرحدی شہر روات سے گزر رہا تھا کہ اچانک چار گھڑسوار گھوڑے دوڑاتے ہوئے اس کے قریب آ کر رک گئے۔ ملک شام کے بادشاہ کا چونکہ حکم تھا کہ ملک شام میں سوائے بادشاہ اور شاہی فوج کے کوئی اور گھوڑے پر سوار نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے وہاں بڑے سے بڑا رئیس آدمی بھی گھوڑے کی سواری نہ کرتا تھا۔ اس لئے وہاں سواری کے لئے گدھے کو استعمال کیا جاتا تھا۔ خواجہ عمرو جب ملک شام پہنچا تو اسے بھی وہاں مجبوراً گدھے کی سواری کرنا پڑی اور

اس وقت وہ گدھے پر سوار ایک آدمی سے ملنے جا رہا تھا کہ گھڑسوار اس کے قریب آ کر رک گئے۔ خواجہ عمرو سمجھ گیا کہ یہ شاہی فوج کے سوار ہی ہو سکتے ہیں اس لئے اس نے بھی گدھے کو روک لیا۔

" کون ہو تم۔ کہاں سے آئے ہو"۔ ایک گھڑسوار نے بڑے سخت لہجے میں عمرو سے مخاطب ہو کر کہا

" میرا نام خواجہ عمرو ہے اور میں ایک اسلامی ملک سے آیا ہوں"۔ عمرو نے جواب دیا۔

" تم ہمیں تو شکل سے ہی ڈاکو لگ رہے ہو۔ اس لئے چلو تمہیں بادشاہ کے سامنے پیش کیا جائے گا"۔ اسی گھڑسوار نے پہلے سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا

" ٹھیک ہے، مجھے کیا اعتراض ہے چلو"۔ خواجہ عمرو نے الٹا خوش ہو کر کہا کیونکہ وہ تو چاہتا تھا کہ اسے بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا جائے کیونکہ اسے یقین تھا کہ بادشاہ کو جب اس کے بارے میں معلوم ہو گا تو وہ لازماً اس کی زیادہ عزت کرے گا۔ اس لئے عمرو واقعی اپنی رضامندی سے ان کے ساتھ چل پڑا۔ کافی دیر بعد گھڑسواروں نے اسے رکنے کا اشارہ کیا اور پھر

www.pdfbooksfree.pk

وہ چاروں بھی گھوڑوں سے اتر آئے۔

"تم بھی نیچے اتر آؤ"۔ اسی گھڑسوار نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا جو اس سے پہلے بات چیت کر رہا تھا اور عمرو گدھے سے نیچے اتر آیا۔

"سالار سلام اسے لے جا کر بند کر دو"۔ اسی آدمی نے اپنے ایک آدمی سے کہا۔ وہ شاید ان کا سردار تھا۔

"ارے ارے، کہاں بند کرنا چاہتے ہو۔ تم تو مجھے بادشاہ کے پاس لے جا رہے تھے"۔ عمرو نے چونک کر کہا۔

"چلو، ورنہ ابھی گردن اڑا دیں گے۔ ہم تمہیں جیل خانے میں بند کرنے لے جا رہے ہیں۔ تم ڈاکو ہو"۔ اسی سردار نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی ایک آدمی نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھسیٹ کر ایک عمارت کی طرف لے جانے لگے۔ عمرو نے بڑا احتجاج کیا لیکن وہ آدمی اسے گھسیٹتے ہوئے اس عمارت میں لے آیا۔ یہ واقعی جیل خانہ تھا اور اندر ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں عمرو کو بند کر دیا گیا۔ اس

کوٹھڑی کا دروازہ سلاخوں سے بند کیا گیا تھا۔ کوٹھڑی بے حد گندی اور سیلن زدہ تھی وہاں شدید بو پھیلی ہوئی تھی اور کئی موٹے موٹے چوہے بھی ادھر ادھر دوڑتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

" یہ کیا ہوا میرے ساتھ - اب ان چاروں کو بہرحال سزا ملنی چاہیئے۔ یہ تو شکر ہے کہ انہیں میری زنبیل کے بارے میں علم نہیں ہے"۔ عمرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے سلاخوں کو پکڑا اور زور زور سے چیخنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد دو آدمی دوڑتے ہوئے وہاں آئے۔ وہ جیل کے محافظ تھے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں خوفناک کوڑے تھے۔

" کیوں چیخ رہے ہو۔ خاموش رہو ورنہ کوڑے مار مار کر تمہاری کھال ادھیڑ دیں گے"۔ ان میں سے ایک نے چیخ کر کہا۔

" جیل کا بڑا حاکم کون ہے"۔ عمرو نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں ہوں، کیوں"۔ ایک آدمی نے حیرت بھرے

www.pdfbooksfree.pk

لہجے میں کہا۔

" جو لوگ مجھے یہاں چھوڑ گئے ہیں وہ کون ہیں"۔ عمرو نے پوچھا۔

" وہ شاہی فوج کے سپاہی ہیں۔ ان کا سالار بھی ساتھ تھا"۔ جیل کے بڑے حاکم نے کہا۔

" کیا نام ہے اس سالار کا"۔ عمرو نے پوچھا۔

" اس کا نام ہاشم ہے۔ سالار ہاشم"۔ جیل کے بڑے حاکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کی رہائش کہاں ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔

" تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ ہم تمہارے غلام ہیں کہ تمہارے سوالوں کے جواب دیتے رہیں"۔ جیل کے بڑے حاکم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" سنو، میرا نام خواجہ عمرو ہے اور میں سردار امیرحمزہ کا خاص درباری ہوں اور بادشاہ سلامت کے پاس سردار امیرحمزہ کا خصوصی پیغام لے کر جا رہا تھا کہ اس سالار ہاشم نے مجھ سے رشوت طلب کی اور میرے انکار پر وہ مجھے زبردستی یہاں قید کرا گیا ہے۔ اس لئے اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو بادشاہ

سلامت تک میری بات پہنچا دو یا پھر مجھے چھوڑ دو۔ ورنہ جیسے ہی بادشاہ سلامت کو پتہ چلا وہ خود یہاں آئے گا اور مجھے چھڑوا کر ساتھ لے جائے گا اور پھر اس سالار ہاشم اور اس کے ساتھیوں سمیت تم بھی مارے جاؤ گے"۔ خواجہ عمرو نے کہا۔

"بادشاہ اگلے مہینے یہاں کا دورہ کرے گا تو تمہیں ان کے سامنے پیش کر دیا جائے گا اس سے پہلے نہیں۔ سمجھے۔ اور اب اگر تم نے شور مچایا تو کھال ادھیڑ دوں گا۔ تم جیسے کئی ایسے لوگ یہاں آتے رہتے ہیں جو اپنے آپ کو بادشاہ کا بھی باپ بتاتے ہیں"۔ جیل کے حاکم نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کا ساتھی بھی اس کے پیچھے چلا گیا تو عمرو نے اب خود ہی کچھ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے زنبیل میں سے چادر سلیمانی نکال کر اوڑھ لی اور ایک بار پھر زور زور سے چیخیں مارنا شروع کر دیں۔ کچھ دیر بعد وہ حاکم اور اس کا ساتھی دونوں غصے سے چیختے ہوئے وہاں پہنچے اور وہ ساتھ ساتھ غصے میں ہوا میں کوڑے بھی چٹخاتے ہوئے آ رہے تھے لیکن جب وہ کوٹھڑی کے سامنے پہنچے تو

www.pdfbooksfree.pk

بے اختیار ٹھٹک کر رک گئے۔ ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ کوٹھڑی کا تالا باہر لگا ہوا تھا اور دروازہ بند تھا لیکن کوٹھڑی انہیں خالی نظر آ رہی تھی۔ چونکہ خواجہ عمرو نے چادر سلیمانی اوڑھ لی تھی اس لئے وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گیا تھا۔

" ارے یہ کیا ہوا، یہ کہاں چلا گیا اور کیسے"۔ حاکم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی کمر سے بندھا ہوا چابیوں کا گچھا نکالا اور پھر ایک چابی کی مدد سے اس نے تالا کھول کر کنڈہ ہٹایا اور پھر دروازہ کھول کر وہ دونوں اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ عمرو عیار جس نے چادر سلیمانی اوڑھ رکھی تھی خاموشی سے چلتا ہوا کھلے دروازے سے باہر نکلا اور اسی طرح چلتا ہوا وہ اس جیل خانے کی عمارت سے باہر آ گیا لیکن باہر آنے کے باوجود اس نے چادر سلیمانی نہ اتاری بلکہ اسی طرح وہ چادر سلیمانی اوڑھے ہوئے چلتا رہا۔ اس کا رخ شاہی محل کی طرف تھا جس کے گنبد اسے دور سے دکھائی دے

رہے تھے۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ شاہی محل کے بڑے دروازے پر پہنچ گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہاں بہت سے لوگ آ جا رہے تھے جو اپنی شکلوں سے حکیم دکھائی دے رہے تھے۔ خواجہ عمرو نے ایک طرف رک کر چادر سلیمانی اتاری اور اسے زنبیل میں ڈال کر آگے بڑھا۔

"رک جاؤ، کون ہو تم"۔ ایک دربان نے اسے روکتے ہوئے کہا۔

"یہاں کیا ہوا ہے۔ یہ حکیم کیوں آ جا رہے ہیں"۔ عمرو نے کہا۔

"شہزادی دل بہار کے چہرے پر سفید نشان ابھر آیا ہے جس کی وجہ سے شہزادی کا چہرہ بے حد بدنما لگنے لگا ہے۔ اس لئے مختلف ملکوں کے حکیم علاج کے لئے آ رہے ہیں۔ لیکن تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو"۔ دربان نے اسے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں سردار امیر حمزہ کا درباری حکیم ہوں۔ میرا نام خواجہ عمرو ہے اور میں شہزادی کی بیماری کا علاج کر

www.pdfbooksfree.pk

سکتا ہوں"۔ عمرو نے کہا تو دربان نے فوراً ہی اس کے بارے میں اطلاع اندر بھجوا دی جس پر بادشاہ سلامت نے اسے بلوا لیا اور اسے حکم دیا کہ جب دوسرے حکیم ناامید ہو کر واپس چلے جائیں تو خواجہ عمرو کو پیش کیا جائے اس لئے خواجہ عمرو کو ایک علیحدہ کمرے میں بٹھا دیا گیا۔ خواجہ عمرو نے زنبیل میں سے بولنے والی گڑیا نکالی اور اس کے سر پر انگوٹھا رکھ کر دبایا تو گڑیا کی آنکھیں انسانوں جیسی ہو گئیں۔

" بولنے والی گڑیا، مجھے بتاؤ کہ شہزادی دل بہار کو کیا بیماری ہے اور اس کا کیا علاج ہے" عمرو نے کہا۔

" خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ شہزادی کو برص کی بیماری ہے جس کا علاج ایک پھول ہے جو ملک بصرہ کے نواحی علاقے میں واقع ایک ویران باغ میں موجود ہے۔ اس پھول کا رنگ سرخ ہے اور اس کے اندر سنہری رنگ کی لکیریں ہیں اس پھول کے کھانے سے شہزادی کی بیماری دور ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ پھول صرف وہی دیکھ سکتا ہے جس کی آنکھیں بند ہوں اور وہ گدھے کو اڑاتا ہوا اور خود بھی اڑتا ہوا اس باغ میں

جا کر اتر جائے"۔ بولنے والی گڑیا نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ گدھا کیسے اڑ سکتا ہے اور پھر آنکھیں بند ہوں تو کیسے باغ نظر آ سکتا ہے"۔ خواجہ عمرو نے حیران ہو کر کہا۔

" گدھے کو اڑانے والی دوا کھلا دو لیکن اس کی کمر پر لگام باندھ دو اور خود اڑنے والی جوتیاں پہن لو۔ آنکھوں پر پٹیاں باندھ لو۔ ایک ہاتھ سے گدھے کی باگیں پکڑ لو اور دوسرے ہاتھ میں کالا موتی پکڑ لو اور کالے موتی کو حکم دو۔ وہ خود بخود تمہیں اور گدھے کو اس باغ میں لے جا کر اتار دے گا اور تم پھول حاصل کر کے اسی طرح واپس آ جانا"۔ بولنے والی گڑیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں دوبارہ پہلے جیسی ہو گئیں تو خواجہ عمرو نے اسے زنبیل میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے اس کمرے میں بلا لیا گیا جہاں شہزادی موجود تھی۔ شہزادی کے ایک گال پر آنکھ سے نیچے اور منہ تک اور دوسری طرف کان تک سفید نشان تھا جو واقعی بے حد برا لگ رہا تھا۔ خواجہ عمرو نے جب اپنا اصل تعارف بادشاہ سے کرایا تو

www.pdfbooksfree.pk

بادشاہ بے حد خوش ہوا۔ کیونکہ اس نے خواجہ عمرو کے کارنامے سن رکھے تھے۔ اس لئے اس نے فوراً خزانہ دار کو بلا کر خواجہ عمرو کو دس تھیلیاں اشرفیوں سے بھری ہوئی دیں اور ساتھ ہی وعدہ کیا کہ اگر شہزادی صحت یاب ہو گئی تو ایسی سو تھیلیاں اور دے گا۔

خواجہ عمرو انعام پا کر بے حد خوش ہوا لیکن اس نے سالار ہاشم اور اس جیل خانے کے بارے میں بھی بادشاہ کو بتا دیا تو بادشاہ نے فوراً اس سالار ہاشم اور جیل کے حاکم کو بلایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انہیں موت کی سزا دینے کا بھی اعلان کر دیا۔ وہ بے چارے موت کے خوف سے تھر تھر کانپنے لگے۔ ان کے وہم و گمان میں بھی شاید نہ تھا کہ خواجہ عمرو اتنا بڑا آدمی ہوگا۔ جب خواجہ عمرو نے ان کی حالت دیکھی تو اس نے نہ صرف انہیں معاف کر دیا بلکہ بادشاہ سے بھی سفارش کی کہ انہیں چھوڑ دیا جائے اور بادشاہ نے اس کی بات مان لی۔ وہ سب خواجہ عمرو کے پیروں میں گر پڑے۔ خواجہ عمرو نے کہا کہ اسے

اس کا گدھا واپس کیا جائے تو تھوڑی دیر بعد ہی اس کا گدھا وہاں لایا گیا۔ خواجہ عمرو نے گھوڑے کی لگامیں منگوائیں اور گدھے کے پیٹ سے باندھ کر وہ گدھے کو لے کر محل سے باہر آیا اور ایک ویران علاقے میں پہنچ کر اس نے زنبیل میں سے اڑنے والی دوا نکالی اور گدھے کا منہ کھول کر اس نے چند قطرے گدھے کے حلق میں ڈال دیئے ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بڑی سی لیکن پتلی پٹی نکال کر اپنی آنکھوں پر باندھ لی اور پھر اپنی جوتیاں اتار کر اس نے زنبیل میں ڈالیں اور جادو کی جوتیاں نکال کر پہن لیں۔ پھر اس نے زنبیل میں سے سیاہ موتی نکال کر اسے ایک ہاتھ میں پکڑ لیا۔

" سیاہ موتی، مجھے اور میرے گدھے کو ملک بصرہ کے ویران باغ میں لے جا کر اتار دو"۔ عمرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لگام کھینچی تو گدھا ڈھینچوں ڈھینچوں کرتا ہوا فضا میں اڑنے لگا۔ ساتھ ہی خواجہ عمرو بھی جادو کی جوتیوں کی وجہ سے اڑنے لگا۔ اسے نظر تو کچھ نہ آ رہا تھا لیکن کالا موتی اس نے ایک ہاتھ

www.pdfbooksfree.pk

میں پکڑ رکھا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ باغ میں صحیح سلامت اتر جائے گا۔ گدھا مسلسل ڈھینچوں ڈھینچوں کر رہا تھا لیکن بہرحال وہ کسی پرندے کی طرح اڑا چلا جا رہا تھا۔ کافی دیر بعد اس کا رخ نیچے کی طرف ہوا تو عمرو بھی باگ پکڑے اس کے پیچھے نیچے اترنے لگا اور جب اس کے پیر زمین پر لگے تو اس نے باگ چھوڑ دی اور جلدی سے آنکھوں سے پٹی ہٹائی تو اس نے دیکھا کہ وہ واقعی ایک ویران باغ میں موجود تھا اور اس باغ کے درمیان ایک سرخ رنگ کا بڑا سا پھول موجود تھا جس پر سنہری رنگ کی لکیریں تھیں۔ اس نے آگے بڑھ کر پھول توڑ لیا اور اسے زنبیل میں ڈال کر اس نے ایک بار پھر پہلے کی طرح باقاعدہ اڑنے کی تیاری کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور کالے موتی سے کہا کہ اسے اور اس کے گدھے کو شاہی محل کے قریب کسی ویران جگہ پر اتار دے اور ایک بار پھر وہ گدھے سمیت ہوا میں اڑتا ہوا واپس شاہی محل کے قریب آ کر اتر گیا۔ اس نے آنکھوں سے پٹی ہٹائی۔ پیروں سے جادو کی جوتیاں اتار کر زنبیل میں

ڈالیں اور اپنی عام جوتیاں پہن لیں۔ کالا موتی بھی اس نے زنبیل میں ڈالا اور پھر گدھے کو لے کر وہ شاہی محل پہنچ گیا۔ جب بادشاہ کو اس کی آمد کی اطلاع ملی تو اسے فوراً بلوا لیا گیا۔

"کیا تم کامیاب لوٹے ہو خواجہ عمرو"۔ بادشاہ نے بے چین ہو کر پوچھا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے زنبیل میں سے پھول نکال کر شہزادی دل بہار کو کھانے کے لئے دیا اور شہزادی نے جیسے ہی پھول کھایا تو اس کا سفید داغ اس طرح غائب ہو گیا جیسے کبھی تھا ہی نہیں۔ شہزادی اور بادشاہ بے حد خوش ہوئے اور پھر بادشاہ نے اشرفیوں کی سو تھیلیوں کے علاوہ بھی بے شمار انعام خواجہ عمرو کو دیا تو خواجہ عمرو بے حد خوش ہوا۔

ختم شد

www.pdfbooksfree.pk

www.pdfbooksfree.pk